صحیفۂ نور

فلسطین کے سلسلے میں مسلمانوں کے فر

یہ حقیقت ہے سبھی لوگ بخوبی واقف ہیں کہ مغربی سامراجیت بالخصوص امریکہ کی بھرپور حمایت و سرپرستی کی وجہ سے اسرائیل عرصۂ دراز سے مسلمانوں کے قبلۂ اول سرزمین فلسطین پر اپنا غاصبانہ قبضہ جمائے ہوئے ہے اور ظلم و ستم کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی فلسطینی قوم ادھر ادھر بھٹک رہی ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ تمام اسلامی ممالک اس اہم اسلامی مسئلہ میں ایک متحدہ اسلامی موقف اختیار کرتے ہوئے غاصبوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے لیکن افسوس کہ ان لوگوں کی نظر میں اس مسئلہ کا واحد حل یہ ہے کہ ظالم سے سمجھوتہ کر لیا جائے اور فلسطینی اپنے گلے میں غلامی و رسوائی کا طوق پہنے رہیں۔

قائد انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کا شروع ہی سے یہ موقف تھا کہ غاصب اسرائیلی حکومت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے اور دشمن کے خلاف جہاد و شہادت جیسے آزمودہ اسلحوں کا استعمال کرتے ہوئے اس مسئلہ کا مکمل حل تلاش کیا جائے۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد وہ آزادی قدس مشن میں مصروف رہے اور یوم قدس مظاہروں کے ذریعے اسرائیلی حکومت کی چولیں ہلا دیں اور ملت فلسطین کو اس حد تک بیدار کر دیا کہ وہ اس وقت سر پر کفن باندھے ہوئے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہے اور انشاءاللہ وہ دن دور نہیں جب فلسطین کو صہیونی چنگل سے نجات حاصل ہو جائے گی اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا اسلامی شرف و وقار بحال ہو جائے گا۔ ذیل میں مسئلہ فلسطین کے سلسلے میں امام خمینیؒ کے افکار و عقائد کی ایک جھلک پیش کی جا رہی ہے۔

● جب آپ دیکھ رہے ہیں کہ مقدس سرزمین فلسطین پر ہمارے بے گناہ بھائیوں اور بہنوں کا قتل عام ہو رہا ہے اور جب یہ منظر بھی آپ کی نگاہوں کے سامنے ہے کہ جاری اسلامی سرزمین کو علانیہ تباہ و برباد کیا جا رہا ہے تو ایسی صورت میں مسلسل جہاد کے علاوہ اور کوئی راستہ باقی نہیں رہ جاتا پس تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ ہر ممکن وسائل و امکانات کے ذریعہ اس مقدس جہاد میں تعاون کریں اور یہ یقین رکھیں کہ ان کے اس ارادہ کو تائید خداوندی حاصل ہے۔

(۱۹۶۹ء، نجف اشرف)

● آزادی فلسطین کی راہ میں سرگرم جہاد فلسطینی مجاہدوں کی حمایت و سرپرستی میں غفلت و کوتاہی نہ کیجئے۔

(جنوری ۱۹۷۰ء)

● فلسطینی مجاہدوں کے لئے لازمی ہے کہ وہ خداوند عال[م] پر بھروسہ کرتے ہوئے اور تعلیمات قرآن کی پیروی کرتے ہو[ئے] مکمل ثابت قدمی کے ساتھ اپنے مقدس مشن کو جاری رکھیں [اور] بعض عناصر کی کاہلی و کوتاہی سے قطعی افسردہ نہ ہوں۔

(۱۹۷۲ء)

● واضح رہے کہ اسلامی ممالک کی اکثر پریشانیوں میں عا

اسرائیل کا مقصد ہے لہٰذا انہیں اسرائیل کے خلاف معاندانہ موقف اختیار کرنا چاہیے نیز فلسطین اور لبنان کے مجاہدوں کی بھرپور مدد کرنی چاہیے۔

([illegible])

● میں فلسطین اور لبنان کی حمایت و پشت پناہی کا اعلان کرتا ہوں

([illegible])

اگر مسلمان یہ سمجھ لیتے کہ ہم لوگ خداوند عالم سے ہیں اور ہمیں خدا کے لئے ہی کام کرنا چاہیے تو پھر انہیں کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا اور پھر اسرائیل بھی پیش قدمی نہ کرتا۔ ہم لوگوں کو سنجیدگی کے ساتھ اسرائیل کو اپنے علاقے سے نکال باہر کرنے کی فکر کرنی چاہیے اور مسلمانوں کو ان ظالموں کے خلاف انقلاب برپا کرنا چاہیے۔

([illegible])

بیت المقدس کی آزادی کے لئے ایمان اور اسلامی طاقت پر مبنی بندوقوں سے کام لینا چاہیے اور اس سیاسی بازیگری سے علیحدگی اختیار کرنی چاہیے جس سے سازش اور بڑی طاقتوں کی خوشامد کی بو آتی ہے۔ فلسطینی اور لبنانی عوام کو ان لوگوں کی تنبیہ کرنی چاہیے جو سیاسی سرگرمیوں میں وقت ضائع کر رہے ہیں کیونکہ اس بھاگ دوڑ کے نتیجے میں مظلوم قوموں کو نقصان کے علاوہ اور کچھ حاصل ہونے والا نہیں ہے۔

([illegible])

کیا وہ وقت نہیں آگیا ہے کہ غیرت دار و مجاہد فلسطینی قوم اسرائیل کے خلاف جہاد کی وعید اور سیاسی بازیگری کی علانیہ مذمت کرے اور گرم مسلحوں سے اسلام اور مسلمانوں کے جانی دشمن اسرائیل کا سینہ چھلنی کر دے؟!

([illegible])

اب جبکہ فلسطین کے بہادر و انقلابی مسلمان اپنی بلند ہمتی اور تائید الٰہی کے سہارے رسول مقبولؐ کی معراج گاہ سے اللہ اکبر کہتے ہوئے ہیں اور مسلمانان عالم کو انقلاب و اتحاد کی طرف دعوت دے چکے ہیں اور عالمی کفر کے مقابلے میں انقلاب برپا کر چکے ہیں تو ایسی صورت میں خداوند قادر و متعال اور بیدار

انسانی ضمیر کے سامنے کس [illegible] کے ذریعہ اس اہم اسلامی مسئلہ میں اور [illegible] اختیار کی جا سکتی ہے جبکہ فلسطین [illegible] کے خون سے بیت المقدس کی دیواریں رنگین ہو چکی ہیں ان کے مظالم کا جواب [illegible] کی گولیوں سے دیا جا رہا ہے تو اس صورت میں کیا غیرت مند مسلمانوں کے لئے یہ شرم کی بات نہیں ہے کہ ان کی [illegible] اور ان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کریں؟ ...... بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ پر درود و سلام، عالم اسلام اسرائیل کے خلاف برسرپیکار قوم پر درود و سلام اور دنیا کے تمام مسلمین و مستضعفین پر درود و سلام

([illegible])

میں تقریباً بیس سال قبل بین الاقوامی صیہونیت کے خطرے کا اعلان کر چکا ہوں اور آج دنیا کے تمام آزادی طلب انقلابات اور انقلاب اسلامی ایران کے لئے صیہونیت کا خطرہ پہلے سے کم نہیں ہے بلکہ اس مدت کے دوران صیہونیت مختلف انواع وسائل و امکانات سے آراستہ ہو چکی ہے۔ اس جابر قوم اور دنیا کی تمام آزاد اقوام کو اس کا بھرپور مقابلہ کرنا چاہیے۔

جیسا کہ اس انقلاب کی کامیابی سے قبل اور اس کے بعد کئی مرتبہ وارننگ دے چکا ہوں ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں کہ اسلامی ممالک کے جسم میں صیہونیت کے کینسر پھیلنے کا خطرہ ہے۔

آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ دنیا میں صیہونیت یہودی ہونے کا دعویٰ کرتی ہے اور یہودی اس کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ ذرا غور سے دیکھئے کہ وہ لوگوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتی ہے اور اس کے بعد بھی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ ہم حضرت موسیٰ کی پیرو ہیں۔

ہم یہودیوں کو صیہونیوں سے بالکل علیحدہ سمجھتے ہیں کیونکہ صیہونی [illegible] ظالموں کے خلاف انقلاب برپا کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کا [illegible] صیہونی [illegible] اس کے بالکل برعکس ہیں یہ سیاسی بازیگروں کی ٹولی ہے جس سے تمام مذاہب بالخصوص یہودی مذہب بھی بیزار ہے۔ ہم لوگ صیہونیت کے مخالف ہیں اور یہودی بھی اس کے مخالف ہیں بلکہ تمام لوگوں کو ان ظالموں سے نفرت و بیزاری رکھنی چاہیے۔ اسرائیل حکومت سے [illegible] کی علیحدگی کے بعد

جب [illegible] اسرائیل کا وزیر اعظم تھا تو حضرت امام خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے اسرائیلی پروپیگنڈے کو بے نقاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

● یہ دو اہم موضوع ہمارے سامنے آ رہے ہیں [illegible] اسرائیل کا وزیر اعظم کہتا ہے [illegible] اسرائیل اعظم کی عملی تشکیل دینی ہے اور فلسطین کو پوری طرح نابود ہو جانا چاہیے۔ جیسا کہ اسرائیل کا دعویٰ ہے وہ اسرائیلی ممالک کا ایک [illegible] دریائے نیل سے دریائے فرات تک [illegible] اسرائیل کی سرحدوں میں شامل ہے [illegible] اسرائیل کا ایک حصہ [illegible] بہت سی کوششیں [illegible] اسلامی ممالک کو صیہونیت کے [illegible] کی کوشش کر رہی ہیں۔

● تمام مسلمان بالخصوص [illegible] کے مظلوم عوام کو [illegible] اسرائیل فلسطین اور اسلامی عوام کو دھوکہ دینے کے لئے [illegible] نیل سے فرات تک کے تمام اسلامی ملکوں پر قبضہ جمانے کے مقصد سے [illegible] نظر انداز کرتے ہیں ...... [illegible] کی سیاسی بازیگری پر نگاہ رکھنا لازمی ہے۔

● میں بار بار کہتا چلا آ رہا ہوں کہ اسرائیل فلسطینی علاقوں پر اکتفا کرنے والا نہیں ہے۔ وہ نیل سے فرات تک کی تمام عرب حکومتوں کو صیہونی سمجھتا ہے اور اگر عرب حکومتیں بیدار نہ ہوئیں اور خواہشات [illegible] کی حمایت سے موقع مل گیا تو وہ اپنے منصوبے کو عملی شکل دینے میں ذرہ برابر بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرے گا۔